© rasailojaraid.com

کیا توہین رسالت شرعی مسئلہ ہے؟

مے خانہ کے گرد چکر کاٹنے والا خانہ خدا کے گرد طواف کرنے سے کوئی سکون نہیں پاتا۔ چرس اور بھنگ کا رسیہ آب زم زم اور آب طہور سے کوئی لذت نہیں پاتا۔ گندگی کا کیڑا وہیں خوش رہتا ہے۔ خوشبو اس کی ہلاکت و موت کا پیغام ہوتی ہے۔ محبّ رسول ﷺ آپ ﷺ سے محبت و عقیدت کا اظہار کر کے جبکہ دشمن رسول کسی نہ کسی شکل میں بغض و نفرت کا اظہار کر کے ہی ظاہری چین پاتا ہے۔ ایسے ہی 8 مئی روزنامہ پاکستان کے ایڈیٹر کی ڈاک میں مقصود رحمانی آف لاہور کے خیالات شائع ہوئے جو آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

"مسئلہ توہین رسالت قطعی طور پر ایک غیر شرعی مسئلہ ہے۔ شریعت نے کہیں بھی گستاخ رسول کے لئے کوئی سزا تجویز نہیں کی نہ ہی اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ فلاں شخص توہین رسالت کا مرتکب کہلائے۔ پھر ہم شرعی مسائل کو سلجھانے کی بجائے ایک غیر شرعی مسئلے کو اتنا کیوں اچھال رہے ہیں۔"

یہ انکی باطنی غلاظت تھی جو بغض رسول کی شکل میں ظاہر ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا مجرم اور مرتکب گناہ ہے۔ اس کی معاونت کرنے والا بھی اس سے کم نہیں۔ مسئلہ توہین رسالت قطعی طور پر ایک شرعی مسئلہ ہے اور گستاخ رسول ﷺ کی سزا کے بیسیوں واقعات تاریخ اسلامی کے اوراق میں محفوظ ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں شان اقدس کی گستاخی میں تہہ تیغ کروایا کہ خدا کے رسول کو گالیاں دینے والا اس کی زمین پر رہنے کا حقدار نہیں۔ غزوہ بدر میں ابو جہل پر معوذؓ و معاذؓ نے یہی کہتے ہوئے وار کیا تھا کہ سنا ہے یہ گالیاں دیتا ہے' محبوب باری کو۔ کعب بن اشرف رسول اللہ ﷺ کی ہجو میں اشعار کہتا اور مسلمان عورتوں کے متعلق عشقیہ اشعار پڑھتا۔ محمد بن مسلمہؓ نے رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے قتل کر کے آپ کے چہرے کو مسکراتا ہوا پایا۔ گستاخ رسول ابو رافع یہودی کو حضرت عبداللہ بن عتیک نے اور فتح مکہ کے دن ابن خطل کو حضرت ابو برزہؓ اسلمی اور سعدؓ بن حریث نے غلاف کعبہ کیساتھ چمٹا ہوا پا کر قتل کیا۔ ایسے ہی نضر بن حارث' عقبہ بن ابی معیط' امیہ بن خلف اور ابی بن خلف صحابہؓ کی تلواروں کا نشانہ بنیں اللہ اور رسول کو تکلیف دینے والے واصل جہنم ہوئے۔ ارشاد ربانی ہے "وہ لوگ جو اللہ اور رسول کو تکلیف دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی ہے اور آخرت میں عذاب مہین ہے۔ (سورۃ احزاب: ۵۷) انہیں منافقین اور دشمنان رسول کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ملعو نین اینما ثقفوا اخذوا و قتلوا تقتیلاً۔ (احزاب: ٦١)

حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ایک شخص نے گستاخانہ رویہ اختیار کیا تو حاضرین میں سے کسی نے کہا اجازت دیں میں اسکا سر اڑا دوں۔ آپؓ نے فرمایا فقط رسول اللہؐ کی شان میں گستاخی کرنے والے کی سزا موت ہے۔

آنحضرت ﷺ کی عزت و حرمت ہماری سب سے بڑی متاع ایمان ہے۔ ہم سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں۔ محبوب خدا کی شان میں ادنیٰ سی بے ادبی و گستاخی ناقابل برداشت ہے۔ اس گئے گزرے دور میں بھی مسلمان آپ کی عزت و حرمت پر کٹ مرنے کے لئے تیار اور ایسے دجالوں کے مقابلے میں سچے محبّ رسول گا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ یہود و مجوس رسول اللہؐ کی شان عالی میں گستاخی کے شوشے وقتاً فوقتاً چھوڑتے ہوئے اپنے خبث باطن کا اظہار کرتے ہیں۔ بغض و عداوت رکھنے والے بیمار ذہنوں سے فاسد خیالات کا اظہار کرتے ہیں جبکہ محبّ رسول محبت و عقیدت کے پھول پیش کرتے ہیں۔

اہانت رسولؐ اور توہین رسالت ایک جرم قبیح ہے۔ جس کا ارتکاب کرنے والے کو اسلامی حکومت میں ہمیشہ سزائے موت دی جاتی رہی۔ اگر کسی موقعے پر حکومت نے ہمارے چیف ایگزیکٹو جیسا طریقہ اختیار کیا یا مقصود رحمانی جیسے خیالات۔ تو غازی علم دین شہید جیسے غیور افراد اور فدایان رسالت نے اس کو کیفر کردار تک پہنچا دیا۔ یہی پیغام صدیوں قبل امام مالک خلیفہ ہارون رشید کی طرف سے کیئے گئے سوال کے جواب میں فرما گئے۔

"اس قوم کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں جس کے رسولؐ کو گالیاں دی جائیں" ہماری چیف ایگزیکٹو سے گزارش ہے اپنا حکم واپس لیں اور ایسے خیالات کے حامل افراد کو فوراً نشانہ عبرت بنائیں۔ اخبارات کے چیف ایڈیٹر ان ایسے مضامین' خطوط اور بیانات کی اشاعت سے گریز کریں۔ (وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب)

(محمد زبیر ظہیر)

© rasailojaraid.com